الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ سوم)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : مافعل اللہ بک؟(حصہ سوم)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،
فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،
جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،
ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ/2018ء

ناشر : مکتبۃ السُنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

Mb: 9798669040

Mb: 8808693818

تقریظ جلیل

مولانا شانِ الٰہی عطاری المدنی ناظمِ جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

الحمد للہ عزوجل ناچیز نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ واقعات پر نظر ڈالی ہے، مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ وفکرِ آخرت کے معاملے میں عوام وخواص مرد ہو یا عورت سب کے لئے مفید ہو گی۔

صاحبِ کتاب کی کاوشوں کا ثمرہ ہے جس سے اس پر فتن دور میں اس کتاب کی تالیف عمل میں آئی یقیناً ایسا نیک کام ربِّ ذوالمنن اپنے پسندیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے۔

دعاء ہے کہ مؤلف کو خداوندِ قدوس اپنے بے بہا خزانے سے نعمتِ علم عطا فرمائے اور اسی طرح خدمتِ خلق کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے نیز اللہ العلیم ان کی تحریر وتقریر، علم وعمل میں مزید بہتری عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعاء گو: ابوریان شانِ الٰہی المدنی

۷ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء

تقریظِ جلیل

حضرت مولانا نوشاد خان المدنی رائپوری

میں نے مؤلف کی کتاب بنام ما فعل اللہ بک ؟ میں طائرانہ نظر ڈالی ہے، جس کے بعد بخوبی پتہ چلا کہ موصوف کی تالیف اپنے موضوع اور مواد پر اسم بمسمیٰ ہے اور اپنی جامعیت کے اعتبار سے کامل، مکمل و اکمل ہے، اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس کے ایک ایک واقعہ سے کئی سارے اصلاحی جزئیات با آسانی نکال سکتے ہیں نیز خطاب ہو یا اصلاحی بیان اس کتاب سے مکمل فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مؤلف نے جس انداز سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ بھی قابلِ مدح و سرائی ہے، رہی بات مؤلف کی تو ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ ایک قابل خادم العلم ہیں اور بڑی محنت سے تصنیفی کام کو انجام دیتے ہیں نیز ان کی یہ شاہکار کتاب خواص و عوام تمام کے لئے وافی بالمرام ہے۔ اس کے علاوہ بھی مؤلف کی چند کتابیں قریبِ طبع ہیں جن کا فائدہ قارئین کے لئے دنیا میں اور مؤلف کے لئے آخرت میں حاصل ہو گا۔

اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعا گو ہوں کہ مؤلف کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے اور ان کے اساتذہ و والدین کے لئے ذریعۂ نجات و فلاح بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

از خادم الدرس والتدریس نوشاد خان المدنی رائپوری (جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ)

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَيْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ . حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیامَۃِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (معجم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد ﷺ پر رحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بار گاہ میں مُقرَّب مقام عطا فرما۔

حافظِ قرآن کیسا ہو؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں" کہ حافظ قرآن کو چاہے کہ وہ اپنی رات کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور دن کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ کھا پی رہے ہوں اور غمزدہ ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور وہ رو رہا ہو جبکہ لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموش ہو جبکہ لوگ باہم اُلجھ رہے ہوں اور وہ خشوع میں ہو جبکہ لوگ مغرور ہوں ،حافظ قرآن میں یہ خوبیاں بھی ہونی چاہیں کہ وہ بد اخلاق نہ ہو، غافل نہ ہو، شور نہ کرے، نہ سخت مزاج ہو اور نہ دھتکارنے والا ہو۔"

غم دور ہونے اور عقل بڑھنے کا نسخہ

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔ (احیاء العلوم)

واقعہ (۲۵)

کٹے ہوئے سر سے تلاوتِ قرآن کی آواز آتی

حضرت سیدنا ابراہیم بن اسماعیل بن خلف علیہ رحمۃ الرب فرماتے ہیں، حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی جلیل القدر عالم تھے، نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچاتے۔ "واثق باللہ" نے انہیں اس لئے اپنے ہاتھوں سے شہید کیا کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ مانتے۔ خلیفہ واثق باللہ نے انہیں شہید کر دیا اور حکم دیا کہ ان کے سر کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سر کو بغداد کی مشرقی جانب اور کچھ عرصہ مغربی جانب لٹکایا گیا اور بقیہ جسم کو "سُرّ مَن رَأی" میں سولی پر لٹکائے رکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید تو ہوگئے لیکن حق بات سے روگردانی نہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد مجھے خبر ملی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سرِ اقدس سے قرآن کی تلاوت سنائی دیتی ہے۔ یہ خبر ملتے ہی میں وہاں پہنچا جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سرِ اقدس لٹکایا گیا تھا وہاں بہت سے شہسوار اور پہرے دار نگرانی پر مامور تھے۔ رات کے آخری پہر جب سب سوگئے تو میں نے ان کے سر سے قرآن کریم کی یہ آیت سنی:

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیالوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اوران کی آزمائش نہ ہو گی۔ (پ20،العنکبوت:1-2)

یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگا۔ چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر ریشم کا بہترین لباس اور سر پر تاج تھا۔ میں نے پوچھا:

" مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ(یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا) ؟"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا لیکن میں تین دن تک غمزدہ اور پریشان رہا۔" میں نے پوچھا:"آپ پریشان کیوں ہوئے ؟" فرمایا :" میں نے دیکھا کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنا رخِ زیبا مجھ سے پھیر لیا۔"میں نے عرض کی:"یارسول اللہ عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم !کیا مجھے حق کی خاطر قتل نہ کیا گیا؟" حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:" بے شک تو حق کی خاطر شہید ہوا لیکن تجھے ایک ایسے شخص نے شہید کیا جو میرے اہل بیت سے ہے،میں نے حیاء کی وجہ سے تجھ سے منہ پھیر لیا۔"

احمد بن علی بن ثابت فرماتے ہیں:"حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ الرحمۃ اللہ القوی کا سر اقدس بغداد میں اور بقیہ جسم "سُرَّ مَن رَّاٰی" میں چھ سال تک لٹکا رہا۔ چھ سال بعد جسمِ مبارک اور سرِ اقدس کو ایک ساتھ دفن کیا گیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اقدس بغداد شریف کی مغربی جانب واقع ہے۔ (عیون الحکایات جلد۔۱۔ص ۴۰۱۔۴۰۲)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ایمان،اسلام،احسان

شریعت: نبی ﷺ کے افعال سے بنی ہے۔ طریقت: نبی ﷺ کے اقوال سے بنی ہے۔ معرفت: نبی ﷺ کے احوال سے بنی ہے۔ ایمان: اعتقاد کا نام ہے۔ اسلام: اعتقاد و اعمال کے مجموعے کا نام ہے۔ احسان: اعتقاد و اعمال و احوال کے مجموعے کا نام ہے۔(حوالہ حدیث جبرئیل)

واقعہ (۲۶)

اچھے اشعار بخشش کا ذریعہ بن گئے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" ابو نُوَّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق میرے قریبی دوست تھے ہم ایک ہی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ پھر وہ دوسرے شہر چلے گئے اور آخری عمر تک ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک دن اطلاع ملی کہ ابو نوّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس خبر نے مجھے بہت غمگین کیا، میں بہت زیادہ پریشان تھا، اسی حال میں مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے ابو نُوَّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کو دیکھا تو پکار کر کہا:"ابو نو اس ؟" انہوں نے کہا:" یہاں کُنِیَّت نہیں۔" میں نے کہا:"آپ حسن بن ہانی ہیں؟"کہا:"ہاں۔" میں نے پوچھا:" مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے میرے ان چند اشعار کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے اپنی موت سے کچھ دیر قبل کہے تھے۔"

حضرت سیِّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" پھر میری آنکھ کھل گئی، میں فوراً ان کے گھر پہنچا۔ جب اہلِ خانہ نے مجھے دیکھا تو ان کا غم تازہ ہو گیا اور وہ بِلَک بِلَک کر رونے لگے۔ میں نے انہیں تسلی دی اور پوچھا:" کیا میرے بھائی ابو نواس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق نے انتقال سے قبل کچھ اشعار لکھے تھے ؟" انھوں نے کہا:"ہمیں نہیں معلوم، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ موت سے قبل انہوں نے قلم، دوات اور ورق منگوائے تھے۔ میں نے کہا:" مجھے ان کی خوابگاہ (یعنی آرام کے کمرہ) میں جانے کی اجازت دو تا کہ ان اوراق کو ڈھونڈ سکوں۔" گھر والوں نے مجھے ان کی خوابگاہ تک پہنچایا۔ میں نے تکیہ ہٹا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز نہ ملی پھر دوبارہ تکیہ ہٹایا تو وہاں ایک پرچہ ملا جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

يَارَبِّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِيْ كَثْرَةً   فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ عَفْوَكَ اَعْظَمُ

اِنْ كَانَ لَا يَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ   فَمَنِ الَّذِيْ يَدْعُوْ وَيَرْجُو الْمُجْرِمُ

اَدْعُوْكَ رَبِّ كَمَا اَمَرْتَ تَضَرُّعًا   فَاِذَا رَدَدتَّ يَدِيْ فَمَنْ ذَا يَرْحَمُ

مَالِيْ اِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ اِلَّا الرَّجَا   وَجَمِيْلُ عَفْوِكَ ثُمَّ اِنِّيْ مُسْلِمُ

ترجمہ:(۱)۔۔۔۔۔اے میرے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! بے شک میرے گناہ بے شمار ہوگئے ، مگر میں جانتا ہوں کہ تیرا عفو و کرم سب سے بڑھ کر ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔اگر نیک لوگ ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو پھر مجرم کسے پکاریں ؟اور کس سے امید رکھیں؟۔

(۳)۔۔۔۔۔اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ !میں تیرے حکم کے مطابق گریہ وزاری کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں اگر تُو نے مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیا تو پھر کون رحم کرے گا۔؟

(۴)۔۔۔۔۔تیری بارگاہ میں باریابی کے لئے میرے پاس امید اور تیرے عفو و کرم کے سوا کوئی وسیلہ نہیں پھر یہ کہ میں تجھے ماننے والا ہوں۔ (عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۳۵۔۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو: اس حکایت میں ان شعراء کرام کے لئے مسرت کا سامان ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں اچھے اشعار (یعنی حمد الٰہی ، ثنائے مصطفی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور نصیحت بھرے اشعار) لکھتے ہیں۔اور یقیناً ایسوں کے لکھے ہوئے اشعار پڑھنے اور سننے سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی لازوال دولت ملتی، حفاظتِ ایمان کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا اور نیک بننے کا جذبہ ملتا ہے۔اس کی ایک مثال شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے کلام بھی ہیں جو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے "وسائلِ بخشش" کے نام سے ہدیۃً خریدے جاسکتے ہیں۔

رقص اور اشعار کا حکم

حضرت سیِّدُنا امام عز بن عبدُ السلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام سے عشقیہ اشعار سننے اور رقص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ''رقص بدعت ہے اور کوئی ناقص العقل ہی اس کا عادی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ عورتوں کو ہی زیب دیتا ہے اور ان اشعار کے سننے میں کوئی حرج نہیں جو اُمورِ آخرت کی یاد دِلا کر عالی مرتبہ احوال پر اُبھارنے والے ہوں۔ بلکہ ایسے اشعار سننا اس وقت مستحب ہے جب کوئی فتور اور مردہ دلی کا شکار ہو۔ البتہ! جس کے دل میں بری خواہشات ہوں وہ محفلِ سماع میں حاضر نہ ہو کیونکہ یہ اس کی دِلی خواہشات کو مزید اُبھارے گا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد ۲ ص ۷۵۷)

پانچ باتوں کو غنیمت جانو

بعض بزرگوں نے فرمایا: "اپنی زندگی میں پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔
(۱) اگر موجود رہو تو پہچانے نہ جاؤ۔ (۲) اگر غائب رہو تو تلاش نہ کئے جاؤ۔
(۳) اگر حاضر رہو تو تم سے مشورہ نہ کیا جائے۔ (۴) اگر تم کوئی بات کہو تو اس کو قبول نہ کیا جائے۔ (۵) اگر تم کوئی اچھا عمل کر بیٹھو تو خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

مزید پانچ چیزوں کی وصیت کرتے ہیں

(۱) اگر تم پر ظلم ہو تو تم ظلم نہ کرو۔ (۲) اگر تمہاری تعریف کی جائے تو تم خوش نہ ہو۔
(۳) اگر تمہاری برائی بیان کی جائے تو تم پریشان نہ ہو۔ (۴) اگر تمہیں جھٹلایا جائے تو تم غصے میں نہ آؤ۔ (۵) اگر تمہارے ساتھ خیانت ہو جائے تو تم خیانت نہ کرو۔" (آنسوؤں کا دریا ص ۲۷۵)

واقعہ (۲۷)

مغفرت کا سبب

حضرتِ ابو بَکر صَیدَلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَانِی سے منقول ہے، میں نے سُلَیم بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے والد منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" انہوں نے جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بار گاہ میں بلایا اور فرمایا: "اے بد عمل بُڈھے! تو جانتا ہے ہم نے تجھے کیوں بخشا؟" میں نے کہا: " اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں نہیں جانتا۔" فرمایا: " ایک دن تو نے اجتماع میں بیان کیا اور اہل اجتماع کو رُلا دیا، اس اجتماع میں ہمارا ایک ایسا بندہ بھی موجود تھا جو ہمارے خوف سے کبھی نہ رویا تھا، تمہارا بیان سن کر وہ بھی میرے خوف سے رونے لگا۔ پس میں نے اس کی، تمہاری اور تمام شرکاءِ اجتماع کی مغفرت فرمادی۔"

ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کسی نے انتقال کے بعد حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا: " میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ان تین سو ساٹھ (360) اجتماعات کے متعلق پوچھا جن میں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کی تھی، پھر ارشاد فرمایا: " اے منصور! ہم نے تمہاری تمام خطائیں اور گناہ معاف کر دیئے۔ کھڑے ہو جاؤ! جس طرح زمین میں تم ہماری پاکی بیان کرتے تھے اسی طرح آسمان والوں کے سامنے ہماری پاکی بیان کرو۔ (عیون الحکایات جلد۔ ۲۔ ص ۱۲۴۔۱۲۵)

جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا	رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنا کتنی سعادت کی بات ہے۔ نہیں معلوم کس لمحے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برسے اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں ۔ ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی ۔امیر اہلسنت کے سنتوں بھرے بیان کی ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو:

بیان کی برکت سے قادیانی پروفیسر مسلمان ہوگیا

ایک مرتبہ امیر اہل سنت مد ظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کرکے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے ؟" امیر اہل سنت نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کرکے اسلام قبول کرلیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذاللہ عزوجل) مرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔" الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اس پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور بیوی بچوں سمیت

باب المدینہ (کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اظہار بھی کیا۔امیر اہل سنت کے بیان سننے کی برکت سے آخرِ کار اس کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

(انفرادی کوشش ص ۱۱۱)

بہترین شوہر وہ ہے!

(۱)جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی' خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے! (۲)جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!(۳)جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔(۴)جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔(۵)جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔(۶)جو اپنی بیوی کے تند مزاجی اور بد اخلاقی پر صبر کرے۔(۷)جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔(۸)جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے۔(۹) جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔(۱۰)جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے۔(۱۱)جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے۔(۱۲)جو اپنی بیوی کے مَیکا والوں اور اسکی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔(۱۳)جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔(۱۴)جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔(۱۵)جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔(جنتی زیور ص ۸۴۔۸۵)

واقعہ (۲۸)

خِلال کا وبال

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی پھر ستر سال عبادتِ الٰہی میں شب و روز لگا رہا، دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا کسی سایہ کے نیچے آرام نہ کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب وہ مر گیا، اس کے بعض بھائیوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی خدا عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خدا عزوجل نے میرا حساب لیا پھر سب گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خلال کیا تھا، اس کے سبب میں آج تک جنت سے محبوس (روکا ہوا) ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل خوفهم من العباد علیهم ص۵۸) اخلاق الصالحین ص 59.60

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ آمین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحَظہ فرمایئے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکِرہ ہے۔ چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِک؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب و کتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ

ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں

(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۸۱۱، تحت الحدیث ۵۰۸۳)

سات سو باجماعت نمازیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قِیامت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل توکئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابو داؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: "جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گُھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔" (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ ص۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دبالینے والو! کان کھول کر سنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں: "جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین (یعنی قرض) دبا لے گا بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ ص۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان و خُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبَرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث، "طَبَرانی" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے:- "ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۴ ص۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیحُ مُسْلِم" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمد مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستفِسار فرمایا: کیاتم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہِم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: "میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔"

(صَحِیح مُسلِم ص۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات و حسنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَّتاً چیزیں

لے کر قصداً واپس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔" صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔"(صَحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔"مراٰۃ شرحِ مشکوۃ" میں ہے: "جانور اگرچِہ شرعی احکام کے مکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔"(مراٰۃ ج ٦ ص ٦٧٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ:

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہو گئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے، میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلْخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔(رحلۃ ابن بطوطہ ج۱ص۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کرڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟

بُردباری ہر درد کا علاج ہے

کسی دانا(عقل مند) کی زوجہ بہت بد اخلاق تھی ایک مرتبہ اس کا ایک دوست ملاقات کے لئے آیا۔ جب کھانا رکھا گیا تو اس دانا شخص کی اَہلیہ اپنے شوہر کو گالیاں دیتے ہوئے کھانا اٹھا کر لے گئی اس کے دوست نے یہ منظر دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا۔ چنانچہ، وہ ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا، دانا شخص اس کے پیچھے گیا اور کہا: ''کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم تمہارے گھر کھانا کھا رہے تھے اچانک ایک مرغی دستر خوان پر گری جس نے سارا کھانا خراب کر دیا تھا لیکن ہم میں سے کسی کو بھی اس پر غصہ نہ آیا۔ '' دوست نے کہا:''ہاں ایک دن واقعی ایسا ہوا تھا۔ '' دانا شخص نے کہا: ''بس میری عورت کے عمل کو بھی اس مرغی کے عمل کی طرح سمجھ لو۔'' یہ سن کر اس کا غصہ ختم ہو گیا وہ واپس اپنے دوست کے ساتھ آیا اور کہا: ''حلم (بُرد باری) **ہر درد کا علاج اور شفا ہے۔**''(احیاء العلوم ۳/۲۲۱)

واقعہ (۲۹)

ناپ تول میں کمی کا وبال

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کیال جو کہ غلہ جات کا ماپنے والا تھا اس نے اس کام سے توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوا جب وہ مر گیا تو اس کے بعض احباب نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ میرے ماپ میں (یعنی اس ٹوپا میں جس سے غلہ ماپتا تھا) کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی۔ جس کا میں نے کچھ نہ کیا تو ہر ٹوپا ماپنے کے وقت بقدر اس مٹی کے کم ہو جاتا تھا تو میں اس قصور کے سبب معرض عتاب میں ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص۵۸ اخلاق الصالحین ص ۶۰

ناپ تول میں کمی کرنے کے متعلق آیاتِ قرآنی

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک ہو سکے اس گناہ سے بچتے رہو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں تمہیں اس سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ (پ12، ھود: 85)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔(پ30،المطففین:1 تا3)

شانِ نزول

خلیفہ ٔاعلیٰ حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ طیّبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے، بالخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا، اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

میرے اسلامی بھائی! مسلمانوں کے کسی حق کو دبالینے پر خوش مت ہونا کیونکہ خیانت کی موجودگی میں برکت باقی نہیں رہتی اور تھوڑا سا حرام بہت سارے حلال کو برباد کر دیتا ہے۔ اور اے بھائی! اگر تم ایک درہم کی خیانت کروگے تو شیطان ملعون تمہارے ساتھ ستر درہموں میں خیانت کریگا۔

کم تولنے والوں کی مذمت احادیث میں

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "اے گروہ مہاجرین! جب تم پانچ خصلتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور میں اللہ عزوجل سے تمہارے اِن میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں: (۱) جب کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہوئی اور انہوں نے اعلانیہ اس کا اِرتکاب کیا تو ان میں طاعون اور ایسی بیماری پھیل گئی جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھی۔ (۲) انہوں نے ماپ تول میں کمی کی تو قحط سالی میں مبتلا ہو گئے اور سخت بوجھ اور بادشاہ کے ظلم کا شکار ہو گئے (۳) انہوں نے اپنے مال کی

زکوٰۃ نہ دی تو آسمان سے بارش روک دی گئی اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی (۴)انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا عہد توڑا تو اللہ عزوجل نے ان پر دشمن مُسلَّط کر دیئے جنہوں نے ان سے وہ سب لے لیا جو کچھ ان کے قبضہ میں تھا اور (۵)ان کے حکمرانوں نے اللہ عزوجل کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کیا اور اللہ عزوجل کے قانون میں سے کچھ لیا اور کچھ چھوڑ دیا تو اللہ عزوجل نے اُن کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا۔" (سنن ابن ماجۃ، ابواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۱۹، ص۲۷۱۸)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بیچنے والے کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ فرما رہے تھے:"اللہ عزوجل سے ڈر! اور ماپ تول پورا پورا کر! کیونکہ کمی کرنے والوں کو میدانِ حشر میں کھڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک پہنچ جائے گا۔" (تفسیر البغوی، سورۃ المطففین، تحت الآیۃ:۳، ج۴، ص۴۲۸)

آگ کے دو پہاڑ

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"میں ایک مرتبہ اپنے پڑوسی کے پاس گیا اس حال میں کہ اس پر موت کے آثار نمایاں تھے اور وہ کہہ رہا تھا:"آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"میں نے اس سے پوچھا:"کیا کہہ رہے ہو؟" تو اس نے بتایا:"اے ابو یحیی! میرے پاس دو پیمانے تھے، ایک سے دیتا اور دوسرے سے لیتا تھا۔" حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"میں اٹھا اور ایک پیمانے کو دوسرے پر (توڑنے کی خاطر) مارنے لگ گیا۔" تو اس نے کہا:"اے ابو یحیی! جب بھی آپ ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں معاملہ زیادہ شدید اور سخت ہو جاتا ہے۔" پس وہ اسی مرض میں مر گیا۔"

کسی نیک بزرگ کا قول ہے:"ہر تولنے اور ماپنے والے پر آگ پیش کی جائے گی کیونکہ کوئی نہیں بچ سکتا سوائے اس کے جسے اللہ عزوجل بچائے۔"

(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اول ص ۷۸۰)

شاگرد کے آداب

طالب علم کے لئے آداب و فرائض تو بہت ہیں لیکن اِنہیں سات اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا ادب: سب سے پہلے اپنے نفس کو برے اخلاق سے پاک کرے۔

دوسرا اَدب: دنیاوی معاملات میں اپنی مشغولیت کم کرے اور اپنے وطن سے دور رہے۔

تیسرا اَدب: طالب علم اپنے علم پر تکبر نہ کرے اور نہ اپنے استاد پر حکم چلائے۔

چوتھا اَدب: طالب علم لوگوں کے اختلاف میں غور وخوض کرنے سے احتراز کرے۔

پانچواں اَدب: طالب علم پسندیدہ علم کے فنون میں سے کوئی فن نہ چھوڑے۔

چھٹا اَدب: طالب علم کو چاہے کہ وہ اہم علم کی طرف مشغول ہو اور وہ علم آخرت ہے یعنی علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔

ساتواں ادب: طالب علم کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو ان چیزوں سے آراستہ کرے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مقربین میں سے ملاء اعلیٰ (یعنی عالمِ ارواح) کے قریب لے جاتی ہوں اور اپنے علم و فضل سے حکومت، مال اور مرتبہ کی خواہش نہ کرے۔

(لباب الاحیاء ص ۳۲)

واقعہ (۳۰)

زبان کا درست استعمال

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳۱) (آئینۂ عبرت ص ۷۷۔۷۸)

میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت اپنے رسالہ میٹھے بول میں فرماتے ہیں:

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچِہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بَوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زَبان کا دُرُست استِعمال جنَّت میں داخِل اور غَلَط استِعمال جہنَّم سے واصِل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زَبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زَبان سے نکلا ہوا یہ کَلِمۂ طیّبہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ زَبان سے ادا کئے ہوئے اس کلمۂ پاک کے باعِث وہ گناہوں

سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقِلاب دل کی تائید کے ساتھ زَبان سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زَبان کا صحیح استِعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زَبان کو چلایا جائے تو جنّت میں گھر تیّار ہو جائیگا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکرُاللہ عزوجل کریں، دُرُود وسلام کا وِرد کریں، خوب خوب نیکی کی دعوت دیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُکاشَفۃُ القُلُوب میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہو گا؟ فرمایا: "میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔" (مکاشفۃُ القلوب ص۴۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مغفِرت کی بِشارت

اِس زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصِل کیجئے۔ چُنانچِہ "روحُ البیان" میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بَخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔

(روح البیان ج ۱ ص ۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ملانے کا مزید واضح طریقہ سماعت فرما لیجئے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡ۔مِلۡ۔حَمۡدُ للّٰہِ ربِّ الۡعٰلمین---- (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡم کہہ لیجئے اور جنَّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچِہ "رَوضُ الرَّیاحِین" میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھادے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور بر آمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنَّت میں مجھ جیسی سو حوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سو سو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سو سو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر سو سو ناظِمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنَّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح و شام اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡم پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص ۵۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دیوانے ہوجاؤ!

اِس زَبان کو ہر وَقت ذِکرُاللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکار مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذِکرُاللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱۲ص۱۳۱حدیث۱۲۷۸۶داراحیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچِہ "ابنِ ماجہ" کی روایت میں ہے،(ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: "کیا کر رہے ہو؟" عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: "میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (عِ۔ وَض۔یعنی بدلے) جنَّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ص۲۵۲حدیث۳۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: (۱) سُبْحٰنَ اللہ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳)لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ (۴) اَللہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبْحٰنَ اللہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جایئے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جایئے۔ عُمر را ضائِع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

۸۰ برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک استِعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود و سلام پڑھتے رہیے اور گناہ بخشواتے رہیۓ جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: "جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قَبول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اَسی (۸۰) برس کے گناہ مٹا دے گا۔" (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۲۸۴ دار المعرفۃ بیروت)

قُربِ الٰہی عزوجل پانے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ " اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب تم حظیرۂ قدس (یعنی جنت) میں رہنا چاہو تو دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤ اور اس طرح غمگین اور تنہا ہو جاؤ جیسے تنہا رہ جانے والا پرندہ چٹیل زمین میں سایہ پانے والی جگہ پر ہوتا ہے، وہ چشموں کے پانی پر آتا اور درختوں سے پھل کھاتا ہے اور جب رات ہو جاتی ہے تو دیگر پرندوں سے ڈرتا ہوا تنہا چھپ جاتا ہے اور اپنے رب عزوجل سے اُنس حاصل کرتا ہے۔"

بیمار دل کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے

قلب کا جلاء تین چیزوں سے ہوتا ہے: (۱) ذکر اللہ۔ (۲) تلاوتِ قرآن۔ (۳) رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا اور تمام اذکار سے بہتر ذکر کلمہ توحید ہے۔

حضرتِ ابرہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیمار قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے: (۱) تلاوتِ قرآن لیکن تدبیر کے ساتھ۔ (۲) پیٹ کو طعام سے خالی رکھنے سے۔ (۳) رات کو نوافل کا قیام۔ (۴) سحر کے وقت تضرع الی اللہ۔ (۵) نیک بخت لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔ صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں: اے سالک انہی عادات پر مواظبت کر امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمہیں مقامِ تزکیہ اور درجہ کمال نصیب ہو جائے گا۔
(روح البیان ج ۲ ص ۴۷)

واقعہ (۳۱)

علم کی برکت سے مغفرت ہو گئی

حضرت اسمٰعیل بن ابی رجاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور فرمایا اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ علم تجھے نہ دیتا۔ حضرت اسماعیل نے دوسرا سوال کیا کہ ابو یوسف (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہاں ہیں جواب میں فرمایا ہم سے دودرجہ اوپر، پھر میں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں سوال کیا فرمایا: وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ علیین میں ہیں۔

صاحبِ در مختار علامہ علاؤ الدین الحصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ علیین میں ہونا قطعاً تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ اس درجہ عابد و زاہد، متقی اور صاحب ورع تھے کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنے رب (عزوجل) کا سوبار خواب میں دیدار فرمایا، آپ نے اپنے آخری بار حج میں حِجَبَۃُ الْکَعْبَہ (محافظین کعبہ) سے کعبہ کے اندر داخل ہو کر اندرون عمارت کعبہ نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی آپ اندر داخل ہوئے اور دوستونوں کے درمیان عالَمِ شوق میں صرف داہنے پیر پر کھڑے ہو کر بایاں پیر سیدھے پیر کے اوپر رکھ لیا یہاں تک کہ اسی حالت میں قرآن پاک نصف پڑھ لیا پھر رکوع و سجدہ کیا دوسری رکعت میں بائیں پیر پر کھڑے ہو کر داہنا پیر اٹھا کر بائیں پیر پر رکھا اور نصف آخر قرآن پاک ختم فرمایا، جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے

اپنے رب (عزوجل) سے مناجات کی اور عرض کیا: اے میرے معبود! اس کمزور و ضعیف بندے نے تیرا کچھ بھی حقِ عبادت ادا نہیں کیا لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حق معرفت ادا کیا پس تو اس کے حقِ عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمال معرفت کے بدلے بخش دے۔ اس وقت خانہ کعبہ کے ایک گوشہ سے یہ غیبی آواز آئی: اے ابو حنیفہ! بے شک تو نے حقِ معرفت ادا کیا اور ہماری عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرمادی اور اس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ تعالیٰ) سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے استفادہ کرنے سے میں کبھی نہیں رکا۔

بہارِ شریعت۔ جلد ۳۔ حصہ ۱۹۔ ص ۱۰۴۰ "الدر المختار"، المقدمۃ، ج۱، ص ۱۲۰۔۱۲۷

علم اور علماء کا ثواب قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات پر علم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔ (پ3، آل عمران:18)

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے گواہی کی ابتداء اپنی ذات مقدس سے فرمائی پھر دوسرے درجہ میں ملائکہ اور تیسرے درجہ میں اہل علم کا ذکر فرمایا۔ اگرچہ ہمارے لئے علم کی فضیلت میں اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی تھا لیکن رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا،

(2) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔ (پ21، العنکبوت: 49)

(۳) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (پ۲۲، سورہ فاطر: ۲۸)

(۴) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (پ28، المجادلہ: 11)

(۵) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (پ23، الزمر: 9)

علم کے فضائل پر مشتمل احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ عزوجل کا حکم آجائے۔" (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا الخ، رقم ۷۱، ج۱، ص۴۲)

جبکہ طبرَانی شریف کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ" میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ،"علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اوراللہ عزوجل سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" (طبرانی، کتاب الاعتصام، رقم ۳۱۲۷، ج۱۹، ص ۵۱۱)

(۲) ۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا"تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے فقیہ ہونے کیلئے اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہی کافی ہے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے اپنی رائے کو پسند کرنا ہی کافی ہے۔" (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۸۶۹۸، ج۶، ص ۲۵۷)

(۳) ۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا حُذَیْفَہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ" علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ یعنی پرہیز گاری ہے۔" (طبرانی اوسط، رقم ۳۹۶۰، ج۳، ص ۹۲)

(۴)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ مُعَاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "علم حاصل کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اوراس کی جستجو کرنا جہاد ہے اور لاعلم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اسے اہل پہ خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے اور اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور وحشت میں باعث تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی وخوشحالی میں راہنما ہے، دشمنوں کے مقابلے میں

ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے قوموں کو بلندی وبرتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتا ہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حرف آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ ان کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اوران کو اپنے پرَوں سے چھوُتے ہیں اور ان کے لئے ہر خشک و تر چیز اور سمندر کی مچھلیاں اور جاندار اور خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی زندگی ہے اور تاریکیوں کے مقابلہ میں آنکھوں کا نور ہے، علم کے ذریعے بندہ اخیار یعنی اولیاء کی منازل کو پالیتا ہے اور دنیاو آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور علم میں غور وفکر کرناروزوں کے برابر ہے اور اسے سیکھنا سکھانا نَماز کے برابر ہے، اسی کے ذریعہ صلہ رحمی کی جاتی ہے اور اسی سے حلال وحرام کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج۱، ص ۵۲)

(۵)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا "قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا" اور ایک روایت میں ہے کہ "اور علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔"

(تاریخ بغداد، ج۲، ص ۱۹۰)

(۶)۔۔۔۔۔۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کہ "اس علم کو قبض ہونے سے پہلے حاصل کرلو اور اس کے قبض ہونے سے مراد اس کا اٹھالیا جانا ہے۔" پھر رسولِ اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلیاں ملا کر ارشاد فرمایا کہ" عالم اور متعلم خیر میں حصہ دار ہیں اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، رقم ۲۲۸، ج۱، ص۱۵۰)

(۷)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ" اللہ عزوجل کے مجھے علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کرنے کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو بنجر زمین کے ایک اچھے ٹکڑے پر برسی، جس نے اسے قبول کیا اور اس پانی سے گھاس اگائی اور بہت سے درخت لگائے اور وہاں کچھ خشک زمینیں ایسی تھیں جنہوں نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا تو انہوں نے اسے پیا اور پلایا اور کاشت کاری کی اور یہی بارش جب زمین کے دوسرے ٹکڑے تک پہنچی جس کی سطح ہموار تھی جو نہ تو پانی روکتی تھی اور نہ ہی گھاس اگاتی تھی پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ عزوجل کا دین سیکھ کر دوسروں کو سکھایا اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے اسے نفع پہنچایا اور اس نے علم سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کے ذریعے بالکل بھی بلندی حاصل نہ کی اور نہ ہی اس ہدایت کو قبول کیا جو میرے ساتھ بھیجی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۹، ج۱، ص۴۶، بتغیر قلیل)

(۸)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا،"حسد (جائز) نہیں مگر دو آدمیوں سے، پہلا وہ شخص ہے جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اسے حق کے معاملہ میں خرچ کرنے پر مقرر کر دیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالی نے علم وحکمت عطا فرمائی اور وہ

اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔" (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم، ۷۳، ج۱، ص۴۳)

وضاحت

اس حدیث میں حسد سے مراد غِبْطَہ یعنی رشک ہے اور دوسرے کی نعمت کی اپنے لئے تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے جبکہ اس کی نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

(۹)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوس قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں، تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء الخ، رقم ۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

(۱۰)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ " اس امت کے علماء دو شخص ہیں ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے وہ علم لوگوں کو سکھایا لیکن اس کے بدلے کسی شے کے حصول کا لالچ نہ کیا اور نہ ہی اس کے بدلے مال حاصل کیا اور یہ وہی شخص ہے جس کے لئے سمندر میں مچھلیاں اور خشکی میں چلنے والے جانور اور فضاء میں پرندے استغفار کرتے

ہیں اوردوسرا وہ جسے اللہ تعالی نے علم عطا فرمایا اور اس نے اسے اللہ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے چھپایا اورلالچ کرتے ہوئے اس کے بدلے مال کمایا، یہ وہی شخص ہے جسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اورایک منادی نداء کریگا کہ،" یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے روک لیااورلالچی ہو کراس کے ذریعے مال کمایا۔"اس کا حساب ختم ہونے تک اسی طرح نداء ہوتی رہے گی۔(طبرانی اوسط،باب المیم،رقم ۷۱۸۷،ج۵،ص ۲۳۷)

(۱۱)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ" اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲،ج۴، ص ۴۲۸)

(۱۲)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا" بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر وبر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔" (مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰،ج۴، ص ۳۱۴)

(۱۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو اُمَامَہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہوا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا"بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اور زمین وآسمان والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو خیر سکھانے والوں کی بھلائی کی خواہاں ہیں۔" (ترمذی،کتاب العلم،باب فضل الفقہ علی العبادۃ،رقم ۲۶۹۴،ج۴،ص۳۱۳)

زندگی کی تین قسمیں ہیں

زندگی کی تین قسمیں ہیں:(۱)دنیامیں زندگی۔(۲)دنیوی زندگی۔(۳)دنیاکی زندگی۔

دنیامیں زندگی ہر مؤمن کوحاصل ہے کہ یہ دنیامیں رہتاہے دنیااس میں نہیں رہتی۔

اور دنیاکی زندگی غافل کی ہے کہ دنیااس کے دل میں اتر جائے۔

اور دنیوی زندگی کفار کی ہے کہ دنیااس کی زندگی بن جاتی ہے۔

جیسے سمندر میں موتی بھی ہے مچھلی بھی اور پانی کی موج وبلبلے بھی، مگر موتی سمندر میں عارضی طور پر ہے پھر وہاں سے نکل کر شاہی تاج میں پہنچتاہے۔

مچھلی میں پانی سرایت کر گیا کہ پانی سے نکلتے ہی مر جاتی ہے۔

بلبلے کی زندگی عین پانی ہے۔

پس مؤمن دنیامیں موتی کی طرح رہتا ہے۔غافل مچھلی کی طرح رہتا ہے۔اور کافر بلبلے کی طرح رہتاہے۔(تفسیر نعیمی ج۲ص۳۱۸۔۳۱۹)

واقعہ (۳۲)

غفلت کا شکار ہونے والے پر انفرادی کوشش

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی بہت زیادہ عبادت گزار تھا۔ وہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتا کہ اس کے قدم سوج جاتے اور اتنا روتا کہ اس کی بینائی کمزور ہوگئی۔ ایک مرتبہ اس کے گھر والوں اور لوگوں نے مل کر اسے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر اس نے ایک کنیز خریدلی۔ یہ کنیز نغمہ سرائی کی شوقین تھی لیکن اس عابد کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ ایک دن عابد اپنی عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ کنیز نے بلند آواز میں گانا شروع کردیا۔ گانے کی آواز سن کر عابد بے چین ہوگیا۔ اس نے عبادت میں لگے رہنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔ آخرِ کار کنیز اس سے کہنے لگی، " میرے آقا! تمہاری جوانی ڈھلنے کو ہے، تم نے عین جوانی میں دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا، اب تو مجھ سے کچھ فائدہ اٹھالو۔" یہ بات سن کر عابد عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ لذتوں میں مشغول ہوگیا۔ جب اس کے بھائی کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے اپنے بھائی کو (نیکی کی دعوت پر مشتمل) ایک خط لکھا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ایک مشفِق وناصح اور طبیب دوست کی طرف سے اس شخص کی طرف ہے جس سے حلاوتِ ذکر اور تلاوتِ قرآن کی لذت سلب ہوگئی، جس کے دل سے خشوع اور اللہ عزوجل کا خوف جاتا رہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک کنیز خریدی ہے جس کے بدلے اپنا، "حصۂ آخرت" بیچ دیا ہے،۔۔۔۔۔۔تم نے کثیر کو قلیل کے بدلے اور قرآن کو نغمات کے بدلے بیچ دیا،۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں ایسی شے سے ڈراتا ہوں جو لذّات کو توڑنے والی، شہوتوں کو ختم

کرنے والی ہے،۔۔۔۔۔۔ جب وہ آئے گی تو تیری زبان گنگ ہو جائے گی، اعضاء کی مضبوطی رخصت ہو جائے گی اور تجھے کفن پہنایا جائے گا،۔۔۔۔۔۔ تیرے اہل وعیال اور پڑوسی تجھ سے وحشت کھائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں اس چنگھاڑ سے ڈراتا ہوں جب لوگ بادشاہ جبار کی ہیبت سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میرے بھائی !میں تمہیں اللہ عزوجل کے غضب سے ڈراتا ہوں۔" پھر یہ خط لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا۔ جب اس عابد کو یہ خط ملا وہ رقص و سرور کی محفل میں تھا۔ یہ خط پڑھتے ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔ وہ ساری لذت بھول کر اس محفل سے اٹھا اور شراب وغیرہ کے برتن توڑ دیئے۔ کنیز کو آزاد کرنے کے بعد قسم کھائی کہ اب نہ کھانا کھائے گا اور نہ ہی سوئے گا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو خط لکھنے والے بھائی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا،"مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ؟"تو اس نے جواب دیا،"اللہ عزوجل نے مجھے اس کنیز کے بدلے ایک جنتی کنیز (یعنی حور)عطا فرمائی ہے جو مجھے شرابِ طہور یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ یہ اس کے بدلے میں پی لو جو تم نے دنیا میں چھوڑی تھی۔"

(کتاب التوابین، ص۲۵۸) انفرادی کوشش ص ۷۳۔۷۴۔۷۵

نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے .(۱)اجتماعی کوشش ،(۲) انفرادی کوشش

(i) اجتماعی کوشش:

سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کرکے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(ii) انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ، "دعوتِ اسلامی کا 99,90 فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انفرادی کوشش، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی نے اس سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بالتدریج مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی، تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔

اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کر سکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اس انفرادی کوشش کے نتیجے میں تنظیمی فوائد کے علاوہ ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ ان شاءاللہ عزوجل

انفرادی کوشش کے فضائل

(1) سورہ حم السجدۃ میں ہے، وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔" (پ ۲۴۔ حم السجدہ: ۳۳)

(2) سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "اللہ عزوجل کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۱۵۹)

(3) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا "نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔" (جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر الخ، ج ۴، ص ۳۰۵، رقم: ۲۶۷۹)

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "جس نے ہدایت وبھلائی کی دعوت دی تو اسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہو گا اوران کے گناہوں میں کمی نہ ہو گی۔ (صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنۃ الخ، ص ۱۴۳۸، رقم: ۲۶۷۴)

(5) حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی، "یااللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔"
(مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸)

واقعہ (۳۳)

اپنے خوف کے سبب بخش دیا

ایک شخص کسی عورت پر فریفتہ ہو گیا۔جب وہ عورت کسی کام سے قافلے کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔جب جنگل میں پہنچ کر سب لوگ سو گئے تو اس آدمی نے اس عورت سے اپنا حالِ دل بیان کیا۔ عورت نے اس سے پوچھا،"کیاسب لوگ سوگئے ہیں؟" یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ شاید یہ عورت بھی میری طرف مائل ہو گئی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور قافلے کے گرد گھوم کر جائزہ لیا تو سب لوگ سورہے تھے۔واپس آکر اس نے عورت کو بتایا کہ،"ہاں! سب لوگ سوگئے ہیں۔" یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی ،"اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو،کیا وہ بھی اس وقت سو رہا ہے؟"مرد نے جواب دیا،"اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے ،نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔" عورت نے کہا،"جو نہ کبھی سویا اور نہ سوئے گا،اور وہ ہمیں بھی دیکھ رہاہے اگرچہ لوگ نہیں دیکھ رہے تو ہمیں اس سے زیادہ ڈرنا چاہے۔" یہ بات سن کر اس آدمی نے رب تعالیٰ کے خوف کے سبب اس عورت کو چھوڑ دیااور گناہ کے ارادے سے باز آ گیا۔

جب اس شخص کاانتقال ہواتو کسی نے اسے خواب میں دیکھااور پوچھا، "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا،"اللہ تعالیٰ نے مجھے ترکِ گناہ اور اپنے خوف کے سبب بخش دیا۔"

(مکاشفۃ القلوب ،الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص۱۱) جنت کی دو چابیاں ص ۱۴۵

اللہ عزوجل کے خوف سے گناہ ترک کر دینے والے کو دو جنتیں عطا ہوں گی

روایت ہے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر منبر وعظ فرماتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے کہا اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے یارسول اللہ حضور نے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے دوبارہ کہا یارسول اللہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے حضور نے پھر تبارہ فرمایا کہ اسے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں تیسری بار عرض کیا گیا کہ اگرچہ زنا و چوری کرے یارسول اللہ تو فرمایا اگرچہ ابو الدرداء کی ناک رگڑ جائے۔(احمد)

شرح

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن حدیث کے اس حصۃ (اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی اس خوف سے گناہ چھوڑ دے یا توبہ کرتا رہے کہ کل مجھے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اعمال کا حساب دینا ہے اسے دو جنتیں عطا ہوں گی، ایک جنت خوف خدا کے عوض اور دوسری گناہ چھوڑ دینے کے عوض یا ایک جنت عدل کی، دوسری جنت رب کے فضل کی یا ایک جنت جسمانی، دوسری جنت جنانی و روحانی یا ایک جنت دنیا میں کہ اسے ہمیشہ قربِ الٰہی میسر ہو گا جس سے وہ خوش و خرم رہے گا۔ دوسری جنت آخرت میں، ان دو جنتوں کی بہت تفسیریں ہیں مگر صرف زبانی طور پر خوفِ الٰہی کا محض دعویٰ نہ ہو بلکہ عمل بھی ہو، رب تعالٰی ہم کو اپنا وہ خوف نصیب کرے جو گناہ چھوڑا دے آمین۔ یہ وہ گوہر ہے جو بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں ملتا۔

اور حدیث کے اس حصہ (اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس سے پہلے اگرچہ چوری وزنا کرچکا ہو اگرچہ اس خوف کے بعد زنا و چوری کر بیٹھے تب بھی دو جنتیوں کا مستحق ہے۔ (مراۃ جلد ۳ ص ۵۹۹)

گناہ کو ترک کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ مدینے کے سلطان، سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اس کو مت لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اُس کا ایک گناہ لکھ لو۔ اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔" ایک اور روایت کے مطابق اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ملائکہ عرض کرتے ہیں: پروردگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس بات پر خوب بصیرت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "اس کا انتظار کرو، اگر یہ اس گناہ کو کرے تو اس کا گناہ لکھو اور اگر اس کو ترک کردے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو، کیونکہ اس نے میری وجہ سے اِس گناہ کو ترک کیا ہے۔" (صَحِیح مُسلِم ص79 حدیث203،205)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑنے کے ۳ فضائل

(۱)۔۔۔۔۔۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی حرام کام پر قادر ہو پھر اسے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلد اس کا ایسا بدل عطا فرماتا ہے جو اس

حرام کام سے بہتر ہو۔(جامع الاحادیث ۴۳۔۹حدیث ۲۷۰۵۲)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جس شخص کو کسی عورت نے برائی کی دعوت دی اور وہ محض اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس سے باز رہا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔(معجم الکبیر بشر بن نمیر عن قاسم ۲۴۰۔۸حدیث ۷۹۳۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی خاطر گناہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے راضی فرمائے گا۔(کنز العمال کتاب الاخلاق قسم الاقوال ۶۳۔۲حدیث ۵۹۱۱)

بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوٰحِشَ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ۔ اس آیت میں ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے پاس جانے سے منع کیا گیا کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہری گناہوں سے بچے اور پوشیدہ گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہری گناہوں سے بچنا بھی لِلّٰہیت سے نہیں بلکہ لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے جبکہ گناہوں سے بچنے کا اصل سبب اللہ تعالی کی ناراضی کا ڈر ہونا چاہیے نیز اللہ تعالی کی رضا و ثواب کا مستحق ہوتا بھی وہی ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

بظاہر نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر میں نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں بلکہ ریاکاری ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ تعالی کا خوف دامن گیر ہو۔ لوگوں کے سامنے نیک اعمال کرتے نظر آنے والوں اور تنہائی میں گناہوں پر بیباک ہونے والوں کا حشر میں بہت برا حال ہو گا، چنانچہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ

اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا"قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ کر اس کی خوشبو سونگھیں گے، اس کے محلات اور اس میں اہلِ جنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو ندا دی جائے گی: انہیں جنت سے لوٹا دو کیونکہ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ (یہ ندا سن کر) وہ ایسی حسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اس جیسی حسرت کے ساتھ ان سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عرض کریں گے: "یارب! عزوجل اگر تو اپنا ثواب اور اپنے اولیاء کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "میں نے ارادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزت کرتے اور میری عزت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے برا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے برائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔

(معجم الاوسط باب میم من اسم محمد ۱۳۵-۴- حدیث ۵۴۷۸)

ظاہری وباطنی گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا

حدیث پاک میں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کے لئے ایک بہترین دعا تعلیم فرمائی گئی ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس دعا کو اپنے معمولات میں شامل کر لے اور بکثرت یہ دعا مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ دعا سکھائی، ارشاد فرمایا: "کہو: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْراً مِّنْ عَلَانِيَّتِي وَ اجْعَلْ عَلَانِيَّتِي صَالِحَةً ،اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَ الْاَهْلِ، وَ الْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَ لَا

الْمُضِلِّ- اے اللہ ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنادے، اے اللہ ! میں تجھ سے لوگوں کو عطا کی جانے والی بہترین چیزیں یعنی مال، اچھا گھر بار اور وہ اولاد مانگتا ہوں جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ گر ہو۔ (ترمذی احادیث شتی ۱۲۳ باب ۳۳۹۔۵ حدیث ۳۵۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچنے اور گناہوں سے متعلق اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے ساتھ وابستگی بہت مفید ہے۔ (صراط الجنان جلد ۳ ص ۲۳۹)

علماء کی شان

حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا'' بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر وبر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔''

(مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰، ج ۴، ص ۳۱۴)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ '' اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲، ج ۴، ص ۴۲۸)

واقعہ (۳۴)

اللہ کے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟

کسی نے حضرت سَیِّدُنا شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بعد انتقال خواب میں دیکھا تو پوچھا "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ اللہ (عزوجل) نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ (عزوجل) نے مجھ سے میرے کسی دعوے پر دلیل طلب نہیں کی البتہ ایک بات کی دلیل طلب فرمائی وہ یہ کہ ایک دن میں نے عرض کی کہ جنت کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟، تو اس پر رب لم یزل (عزوجل) نے ارشاد فرمایا، کہ میرے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟ (یعنی جسے میرا دیدار نصیب نہ ہو اس سے بڑھ کر محروم کون ہو گا)۔

فیضانِ احیاء العلوم ص ۴۰۔۴۱

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل اعتقادیہ یاد رکھو: (۱) دنیا میں بندے اللہ تعالیٰ کو بصیرت یعنی نور قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بصارت یعنی نور نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی (۲) دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی دعا کی، ناممکن کی دعا ناجائز ہے نبی ناجائز کام نہیں کرتے (۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں اللہ تعالیٰ کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خوب اچھی طرح کیا، اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر

صحیح یہ ہی ہے(۴)جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کہ اپنے کو وہ نبیوں سے افضل کہتا ہے(۵)قیامت میں ہر مؤمن و کافر کو رب کا دیدار ہو گا مؤمن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو غضب و قہر کی شان میں(۶)قیامت کے بعد صرف مؤمنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کرے گا کفار کو دوزخ میں نہ ہو گا"كَلَّآ اِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ"(۷)حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ انہیں بھی دیدار ہو گا(۸)دنیا میں خواب میں دیدار الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے، ہمارے امام اعظم نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا، امام احمد ابن حنبل نے خواب میں دیکھا پوچھا الٰہی کون سی عبادت افضل ہے ؟ فرمایا تلاوت قرآن، دوسری بار پھر دیکھا پوچھا الٰہی معنی سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی، فرمایا ہر طرح افضل ہے۔

(اشعۃ اللمعات)

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت جریر ابن عبداللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکھو گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور انور نے چودھویں شب میں چاند کو دیکھا پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو تم اس کے دیکھنے میں شک نہیں کرتے تو اگر تم یہ کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلی والی نماز پر مغلوب نہ ہو تو کرو پھر حضور نے یہ قراءت کی سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ (مسلم، بخاری)

(۲)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت صہیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی، فرماتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ چیز

چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے منہ اوجیالے نہ کر دیئے کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی فرمایا کہ رب حجاب اٹھادے گا یہ رب کی ذات کا نظارہ کریں گے تو انہیں کوئی چیز رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہ دی گئی پھر حضور نے یہ تلاوت کی، نیک کاروں کے لیے اچھی چیز ہے اور زیادتی ہے (مسلم)

(۳)۔۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنتیوں میں ادنی درجے والا وہ ہو گا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اپنی نعمتیں اپنے خدام کو اور اپنے تختوں کو ایک ہزار سال کے پھیلاوے میں دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو گا وہ جو صبح شام اس کی ذات کے نظارے کرے پھر تلاوت فرمائی بعض چہرے اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھنے والے (احمد، ترمذی)

(۴)۔۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابو رزین عقیلی سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا قیامت کے دن سب اپنے رب کو خلوت میں دیکھیں گے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا اللہ کی مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے فرمایا اے ابو رزین کیا تم سب چودھویں شب میں چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتے، عرض کیا ہاں فرمایا یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، اللہ تو بہت جلالت و عظمت والا ہے (ابو داؤد) (مراۃ جلد ۷ ص ۴۹۱)

ایمان کا لباس تقویٰ ہے

سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: '' ایمان بے لباس ہے، اس کا لباس تقویٰ، اس کی زینت حیاء اور اس کا پھل علم ہے۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، الحدیث ۳۸۰، ج ۱، ص ۴۷) (لباب الاحیاء ص ۲۴)

واقعہ (۳۵)

زَبان کا غلط استِعمال قبر میں پھنسا سکتا ہے

حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: "دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔" اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن وجمال کے پیکر اور مُعطّر مُعطّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اورانہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: " تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۰) غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۱۶-۱۱۷

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ	ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!

سبحٰنَ اللہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر میں جب فِرِشتہ آ سکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا فریاد کی ہے:

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا	امداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا	جب وقتِ نزع آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲)۔۔۔۔۔بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (تِرمِذی ج۲ ص۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳)۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(تِرمِذی ج۲ ص۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴)۔۔۔۔۔مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابنِ ماجہ ج۱ ص۴۹۰ حدیث ۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵)۔۔۔۔۔نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا:"دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔ (نَسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

طالبِ علم کے لئے مدنی پھول

وہ امور جن کا دورانِ طلبِ علم خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) پورا وقت دینا۔ (۲) اچھا استاد جو خوفِ خدا کا پیکر، سنتِ رسول ﷺ کا خوگر ہو۔ (۳) اچھا ساتھی جو علم و عمل میں معاون ہو۔ (۴) جو شیئ توجہ الی العلم کو ختم کردے اس سے اجتناب۔ جیسے موبائل۔ شرارت۔ فضول دوستی وغیرہ۔ (۵) محنت اور دل چسپی کو ختم کرنے والی چیزوں سے اجتناب۔ (٦) جو شیئ اللہ کی مدد کو ختم کر دے اس سے اجتناب۔ جیسے گناہ وغیرہ۔ (۷) سنجیدگی اختیار کرنا۔

واقعہ (۳۶)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اسے غصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کر دی۔ اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟** اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا معاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج معاف کرتا ہوں۔ احترام مسلم ص ۱۴۔۱۵

اس ضمن میں میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی (زید مجدہ وشرفہ وعلمہ وعملہ) اپنے رسالہ احترامِ مسلم کے صفحہ ۱۳ تا ۱۷ میں مدنی پھول دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

عورت سے نبھانے کی کوشش کیجئے

مرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے۔ چنانچہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: ”بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمہارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے نفع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نفع حاصل کر سکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا

کرنے لگوگے تو توڑ ڈالوگے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مُسلِم ص۷۷۵ حدیث۱۴۶۸)

زوجہ کے ساتھ نرمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مرد کو چاہئے کہ صبر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح پرور ہے: "کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔ (ترمذی ج۴ ص۲۷۸ حدیث۲۶۲۱)

عورت کے ساتھ درگزر کا معاملہ رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زَوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صنف نازُک پر قوت کا مظاہرہ کرنا اور خوامخواہ رعب جھاڑنا مردانگی نہیں۔ اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی درگزر سے کام لینا چاہئے کہ جب عورت سے کثیر منافع بھی حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صبر بھی کرنا چاہئے۔ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "مؤمن مرد مومنہ عورت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔ اگر اس کی ایک خصلت بری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔
(مُسلِم ص۷۷۵ حدیث۱۴۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقان رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پر کرکے جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گھریلو شکررنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے خاندان کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کا نظارہ نصیب ہوگا۔

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہئے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سلوک کرے۔ چنانچہ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبو دار ہے: "قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۱۸ حدیث ۱۲۶۱۴)

شوہر کا گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر میکے چلی جانے والی عورت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بغیر اجازت اُس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر (بلاضرورت) ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ (کَنزُ العُمّال ج ۱۶ ص ۱۴۴ حدیث ۴۴۸۰۱ مُلَخَّصاً)

اکثر عورَتیں جہنّمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سخت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بھلا کر کوسنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بار عید کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا: "اے عورَتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنَّمی دیکھا ہے۔ "خواتین نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی وجہ؟ فرمایا: "اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

(بُخاری ج ۱ ص ۱۲۳ حدیث ۳۰۴)

واقعہ (۳۷)

خودکشی کرنے کا نقصان

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل ابن عمرو دوسی نے حضور کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے ہجرت کی پھر وہ بیمار ہوگئے تو گھبرا گئے تو انہوں نے اپنا تیر لیا اور اس سے اپنے پورے کو کاٹ لیا تو ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ مر گئے تو اسے طفیل ابن عمرو نے خواب میں دیکھا کہ ان کی حالت بہت اچھی ہے اور انہیں اپنے ہاتھ ڈھکے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ رب نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ تو بولے کہ مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے پھر پوچھا کہ کیا وجہ ہے میں تمہیں ہاتھ ڈھانپے دیکھ رہا ہوں بولے کہ مجھ سے فرمایا کہ جو تم نے خود بگاڑ لیا ہم اسے درست نہ کریں گے یہ خواب طفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی الٰہی اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (مسلم)

مراۃ المناجیح۔ جلد۔۵۔ ص ۱۷۳

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصہ (مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے) کے تحت مراۃ کے جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ پر فرماتے ہیں (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور حضور کو دیکھنا ساری عبادات سے افضل ہے اور بخشش کا وسیلہ عظمٰی، دیکھو ان صحابی کے پاس نمازیں روزے تمام عبادات تھیں مگر بخشش ہجرت کی برکت سے ہوئی، یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت میں حضور کی بارگاہ میں حاضری کی نیت کرنا ضروری ہے حالانکہ ہجرت عبادت ہے، رب تعالٰی

فرماتاہے:"مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ"جب ہجرت میں حضور کی رضا کی نیت اعلیٰ ہے تو دیگر عبادات میں بھی رضائے مصطفوی کی نیت شرک نہیں)۔ (مراۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۱)

خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں دو قرآنی آیات اور چار حدیثیں ملاحظہ فرمایئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

خودکشی کے متعلق دو فرامین باری تعالیٰ

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ (پ۵،النساء:۲۹تا۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (پ۱۹،الفرقان:۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے۔

خود کشی کی مذمّت میں چار فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔۔تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو زخمی ہو گیا اور وہ اس زخم سے گھبرا گیا، اس نے چھری لے کر اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا مگر اس کا خون نہ تھا حتّٰی کہ اس نے دم توڑ دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ پر جلدی کی، میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص۷۱، حدیث:۱۱۳)

(۲)۔۔۔۔۔۔جو خود کو کسی لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کرے تو وہ اس کے ہاتھ میں ہو گا وہ جَہَنَّم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خود کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ جہنم کی آگ میں اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جَہَنَّم میں رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر لیا، وہ جہنم کی آگ میں (بلندی سے) گرتا رہے گا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص۶۹، حدیث:۱۰۹)

نوٹ: خلود (ہمیشہ) کے معنے ہیں بہت دراز ٹھہرنا یا اس سے وہ شخص مراد ہے جو یہ کام حلال سمجھ کر کرے کہ اب وہ کافر ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ اس طرح خود کشی کرنے والا اس ہیشگی عذاب کا مستحق ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی برکت سے رحم فرما کر دوزخ سے نکال دے گا لہٰذا یہ حدیث ان آیات و احادیث کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کتنا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں پہنچے گا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۰ ملتقطاً)

(۳)۔۔۔۔۔۔ ایک شخص کو اس کے زخم نے سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس نے موت کی طرف جلدی کی اور اپنی تلوار کی تیز دھار سے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ شخص جہنمی ہے۔ مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص۷۰، حدیث:۱۱۲

(۴)۔۔۔۔۔۔مومن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جو جس چیز کے ذریعے خُود کُشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اسی چیز کے ذریعہ عذاب دے گا۔

مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص۶۹، حدیث:۱۱۰

فقہی مسئلہ

جس نے خود کشی کرلی عندالاحناف مفتٰی بہ قول کے مطابق اُسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمازِ جنازہ نہ پڑھنا یہ لوگوں کو اِس فعل سے باز رکھنے کے لئے بطورِ زَجر وتَوبیخ تھا۔ (الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائزۃ، ۳/۱۲۷) عُلَماوفُضَلا اگر رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے بغرض زجر ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۰۸)

مسئلہ:۔ جس نے خود کشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زنا کاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۲۷ / والفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوٰۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۶۳)

استاد کے حقوق

(۱) خدمت (۲) تعظیم (۳) محبت (۴) اطاعت (۵) خیر خواہی۔ استاد کو سوچنا نہ پڑے کہ فلاں کام کرے گا یا نہیں، بلکہ شاگرد کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کام استاد مجھ سے لے لے۔

نوٹ: ان پانچ چیزوں سے طالبِ علم استاد کا کچھ حق ادا کر پایا، پورا نہیں، کیونکہ استاد کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ ہے۔

واقعہ (۳۸)

ولی اللہ کی دست بوسی کی برکت سے بخشا گیا

منقول ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک شخص جو بظاہر بڑا ہی گناہگار تھا فوت ہو گیا۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اور تو کوئی نیک عمل نہ تھا مگر ایک روز شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی راستے سے گزر رہے تھے تو میں نے آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دست بوسی کی تھی، بس اسی عمل کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی۔ فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۹

واقعہ (۳۹)

دست بوسی کرنے کی برکت

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مشائخ و بزرگان دین رحمھم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا،" مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا

کاہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا،" ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

رحمت حق "بہانہ" می جوید	رحمت حق "بہا" نہ می جوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی ، اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

قیامت کے دن بہت سارے گناہگاروں کی بخشش

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

کسی بزرگ مثلاً والد یا پیر یا عالم کے ہاتھ پاؤں چومنا فی حد ذاتہ مباح ہے اور اس کی اباحت احادیث و روایات فقہیہ سے ثابت ہے۔ والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اور علماء و صلحاء ورثہ سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والثناء کی دست بوسی و قدم بوسی سنت مستحبہ ہے اور یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ یہ حضرات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ اور پاؤں چوما کرتے تھے جیسے کہ:

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد

میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

علما، والدین و اساتذہ کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کے تعلق سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا گیا، لہٰذا وہ سوال مع جواب حاضر ہے:

مسئلہ ۱۹۶: (از دہلی مدرسہ نعمانیہ محلہ بلی ماراں مرسلہ مولوی عبد الرشید صاحب مہتمم ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ) کیا فرماتے ہیں علمائے دین والدین واستادو علماء کے ہاتھ پاؤں چومنا زید حرام کہتا ہے۔

جواب :(از مولوی عماد الدین صاحب سنبھلی مدرس اول مدرسہ نعمانیہ)

بالاتفاق جائز و درست ہے منصف کے لئے اس قدر کافی ہے معاند منکر کا علاج نہیں۔

قاضی خان، عالمگیری، عینی شرح ہدایہ، در مختار، ردالمحتار، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، بو داؤد، اشعۃ اللمعات سے اس کا جواز بلکہ امر ممدوح ہونا ثابت ہو گیا۔ لہٰذا بدتر از بول زید پر کید کا قول باطل ہوا کہ وہ اپنے گھر سے نئی شریعت گھڑتا ہے الخ۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ کتاب الحظر والاباحۃ ص ۱۱۴

مسئلۂ فقہیہ

مسئلہ ۱۰: عالمِ دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالمِ دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو اس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۶۳۱۔ ۶۳۲)

بہارِ شریعت جلد۳ حصہ ۱۶ ص ۴۷۲

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۹۷ صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' (جلد۳) صَفْحَہ ۴۶۴ پر مسئلہ نمبر ۳۱ ہے: ''بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک بھی جاتے ہیں، یہ جُھکنا اگر حدِّ رُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اِس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔'' (بہارِ شریعت ج۳ ص ۴۶۴) ہاں دست بوسی کیلئے جُھکنے میں حرج نہیں بلکہ بِغیر جھکے ہاتھ چومنا ہی دشوار ہے۔ علما، والدین واساتذہ کی تو بات ہی نرالی ہے ان کے مرتبوں کے کیا کہنے اور ان ہاتھ و پاؤں کو بوسہ دینا باعثِ برکت و مغفرت ہے ہی مگر اب ایسی حدیثِ پاک بھی ملاحظہ کیجئے جس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ پھلوں وغیرہ کو چوما کرتے تھے جیسے کہ:

رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو اسے آپ اپنی آنکھوں اور لبوں پر رکھتے اور عرض کرتے الٰہی جیسے تونے ہم کو اس کی ابتداء دکھائی ہم کو اس کی انتہاء بھی دکھا پھر وہ پھل کسی ایسے بچے کو عطا فرمادیتے جو آپ کے پاس ہوتا۔ (بیہقی دعوات کبیر)

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ میں لکھتے ہیں:

شرح

یعنی چوم کر آنکھوں سے لگاتے نعمت الٰہیہ کا احترام فرماتے ہوئے جیسے کہ پہلی بارش کے قطرے اپنے منہ وسینہ شریف پر لیتے تھے اس میں رب تعالٰی کی نعمت کی قدر دانی ہے اور اس کا شکریہ۔

پھل کی انتہا سے مراد یا تو آخری موسم کے پھل ہیں یعنی ہماری زندگی اتنی دراز فرما کہ ہم بہار کا آخر بھی دیکھ لیں یا جنت کے پھل ہیں کہ دنیا کے پھل وہاں کا نمونہ ہیں، یعنی ہم کو ایمان و تقویٰ نصیب فرما کہ ہم آخرت میں جنت میں جائیں اور وہاں کے پھل دیکھیں اور کھائیں۔(مرقات)

چونکہ بچوں کو پھل وغیرہ سے بہت رغبت ہوتی ہے، نیز وہ بھی انسان کا پہلا پھل ہے اس مناسبت سے پہلا پھل پہلے پھلوں کو عطا فرماتے تھے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اللہ تعالٰی کی نعمت کو چومنا، آنکھوں سے لگانا سنت ہے لہذا قرآن شریف، حدیث شریف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات چومنا سنت سے ثابت ہے، بعض روٹی چومتے ہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ دوسرے یہ کہ کھانا ہاتھ میں لے کر یا سامنے رکھ کر اللہ کا ذکر یا دعا کرنا سنت ہے لہذا مروجہ ختم فاتحہ بھی جائز، سنت سے ثابت ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے۔ سرکار عالی قربانی فرما کر جانور سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ ختم شریف کا پھل وغیرہ کھانا، بچوں میں تقسیم کرنا سنت سے ثابت ہے جس کی اصل یہ حدیث ہے۔ چوتھے یہ کہ نئے پھل پر فاتحہ پڑھ کر بچوں میں بانٹ دینا، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل شریف سے ثابت ہے جیسا کہ آج بزرگوں کا طریقہ ہے۔

علامہ جزری نے حصن حصین شریف میں یوں روایت فرمائی کہ جب حضور انور پہلا پھل ملاحظہ فرماتے تو فرماتے "اللّٰہم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مناتبنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا" اور جب آپ کی خدمت میں وہ پھل لایا جاتا تو کسی بچہ کو عطا فرمادیتے۔(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ از مرقات) مراۃ جلد ۴ ص ۶۲۷

واقعہ (۴۰)

نفس کی خواہش ترک کرنے پر انعامِ خداوندی

جب ابوزکریا محی الدین یحیٰ بن شرف نووی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیب کھانے کی شدید خواہش ہوئی۔ جب سیب لائے گئے تو آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نہ کھائے۔ بعدِ وصال اہلِ خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ اللہ عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ تعالی نے میرے تمام اعمال قبول فرمالئے اور میری مہمان نوازی کی گئی اور مجھے سب سے پہلے جو چیز کھانے کو دی گئی وہ سیب تھے۔ فیضانِ ریاض الصالحین ص۱۹

جنت میں مہمان نوازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نَفْس کی پیروی نہ کرنے والوں کا کس قَدَر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر نَفْس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اُن کو مبارک ہو کہ مرنے کے بعد ان کو جنّت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سورۃُ الحَآقَّۃ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ۲۹ الحآقّۃ آیت ۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

دل کیلئے نَفع بخش

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "نَفْس کی کسی خواہش کو ترْک کر دینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب بیداری سے بھی زِیادہ نَفْعْ بخش ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۱۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جنّت کا ولیمہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "راہِ آخِرت پر گامزن بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃُ اللہِ الْمُبین خواہِشاتِ نَفْس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہِش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفْس میں اکڑ (یعنی مغروری) پیدا ہو جاتی اور اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس ہو جاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی مَحبَّت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلاَلُہ کی ملاقات اور اُس کی بار گاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نَفْس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اِس میں وہ گھٹن محسوس کرتا ہے، اب اِس کا نَفْس دنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذَرِیعہ زندگی کی قید سے آزاد ہو جانا پسند کرتا ہے۔ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اے صِدّیقین کے گروہ! جنّت کا ولیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بُھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قَدَر بھوکا رکھا جائے اُسی قَدَر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا

تجرِبہ (تج۔رِ۔بَہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لہٰذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تا کہ جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہوسکو۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۳ص۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نیک لوگوں کی پانچ نشانیاں

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں : (۱)اچھّی صُحبت میں رہتا ہے (۲)زَبان و شرمگاہ کی حِفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وَبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذُوالجلال تصوُّر کرتا ہے (۴)حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵)اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نَجات یافتہ تصوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔

(اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی بابُ الخماسی ص۵۹) (پیٹ کا قُفلِ مدینہ ص۶۰)

ہائے ! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں ہوگا کیا مِرا یاربّ !
خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفٰے یاربّ !

واقعہ (۴۱)

سچ میں بے مثال خوبیاں

حضرت ابو عبد اللہ رملی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں میں نے منصور دینوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سچ۔ اور سب سے بُری چیز، جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ جھوٹ ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۵ ص۱۶۱) (فیضانِ ریاض الصالحین ص۴۹۷)

فرمانِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں اس نے نفع اٹھایا: (1) سچائی (2) حیا (3) اچھے اخلاق (4) شکر۔

جھوٹ کی تعریف

اہلسنّت کے نزدیک جھوٹ یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق اس کی اصلی حالت کے برعکس خبر دینا خواہ اسے معلوم ہو اور جان بوجھ کر ایسا کرے یا معلوم نہ ہو۔ اس کے گناہ ہونے کے لئے 2 شرائط ہیں: (۱) کسی چیز کا علم ہونا اور (۲) جان بوجھ کر اس کے خلاف بیان کرنا۔

جھوٹ کی جوازی صورتوں کا بیان

جان لیجئے! جھوٹ کبھی مباح ہوتا ہے اور کبھی واجب۔ اس کا قاعدہ "اِحْیَاءُ

الْعُلُوم "میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُناامام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر اچھا مقصود جس کا حصول جھوٹ اور سچ دونوں طریقوں سے ممکن ہو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر اس کا حصول جھوٹ کے ذریعے ممکن ہو اور مقصود کو حاصل کرنا مباح ہو تو اس میں جھوٹ بولنا مباح ہے اور اگر اس کا حصول واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی بے قصور شخص کو دیکھے کہ وہ کسی ظالم کے ڈر سے چھپا بیٹھا ہے جو اسے قتل کرنے یا ایذاء دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہاں پر جھوٹ بولنا واجب ہے کیونکہ بے قصور شخص کو بچانا واجب ہے اسی طرح اگر کسی نے ایسی ودیعت کے متعلق پوچھا جو وہ اس سے چھیننا چاہتا تھا تو انکار کرنا واجب ہے اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے بلکہ اگر وہ قسم لے تو قسم بھی اُٹھالے اور تَوْرِیَہ کرے (یعنی واضح معنی چھوڑ کر دوسرا مراد لے)، ورنہ حانث ہو جائے گا (یعنی قسم ٹوٹ جائے گی) اور کفارہ لازم ہوگا اور اکثر جنگی چال، دوناراض ہونے والوں میں صلح کرانا اور مظلوم کے دل کو مائل کرنا جھوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا ان صورتوں میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

اگر کسی سے بادشاہ نے اس کے پوشیدہ گناہ کے بارے میں پوچھا جیسے زنا اور شراب نوشی تو اس کے لئے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور وہ یوں کہے: "میں نے ایسا نہیں کیا۔" اسی طرح اس کے لئے اپنے بھائی کے پوشیدہ گناہ کو بھی چھپانا جائز ہے۔

مذکورہ صورتیں بیان کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُناامام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ جھوٹ کے فساد اور سچ کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے درمیان تقابل کیا جائے۔ اگر سچائی کا فساد زیادہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یا شک ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہے۔ کسی معاملے کا تعلق اگر اپنی ذات سے ہو تو جھوٹ نہ بولنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر اس کا تعلق دوسرے کی

ذات سے ہو تو اس کے حق کے معاملے میں چشم پوشی جائز نہیں۔ البتہ ! احتیاط یہ ہے کہ جہاں جھوٹ بولنا مباح ہو وہاں بھی ترک کر دے اور جو بات مبالغۃً کہی جاتی ہے وہ حرام اور جھوٹ میں داخل نہیں جیسے کسی کو یہ کہنا کہ میں تیرے پاس ہزار بار آیا کیونکہ یہاں مبالغے کا سمجھانا مقصود ہے نہ کہ تعداد بتانا لیکن اگر وہ اس کے پاس صرف ایک مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت کے متعلق

احادیث

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! جنتی عمل کون سا ہے ؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ " سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے ؟" فرمایا کہ " جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج۲ ص۵۸۹)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے

اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔"

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص۱۲۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے ؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ " سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا،" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے ؟" فرمایا کہ "جھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج۲ ص۵۸۹)

(۴)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان۔۔الخ، باب الصدق الخ، رقم ۲۷۱، ج۱، ص۲۴۵)

(۵)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے، (۴) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، (۵) اپنے ہاتھوں کو روکو اور (۶) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱، ج۳، ص۴۴۳)

صدقہ کے فضائل

(۱) حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "صبح سویرے صدقہ کیا کرو کیونکہ مصیبت صدقہ سے سبقت نہیں لے جا سکتی۔"

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب الزکاۃ، باب فضل من اصبح صائما۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۱۸۳۱۷، ج۴، ص۳۱۸)

(۲) بعض علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "بندہ صَدَقہ کرتا ہے اور بلاء نازل ہو رہی ہوتی ہے تو صَدَقہ اوپر بلند ہوتا ہے، ان دونوں کا آمنا سامنا ہوتا ہے، نہ بلاء صَدَقہ پر غلبہ پا سکتی ہے نہ صَدَقہ بلاء پر۔ جب تک اللہ عزَّوَجَلَّ چاہے دونوں زمین وآسمان کے درمیان ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص۲۳۴)

واقعہ (۴۲)

ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرتِ سیّدُنا سَری سَقَطی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیّدُنا سَری سَقَطی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی زیارت ہوئی تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہوکر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرمادی۔ اُس نے عَرض کی: یاسیّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فِہرس نکالی مگر اس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اس کا نام حاشیے پر موجود تھا۔ (تاریخ دِمشق لابن عساکر ج۲۰ص۱۹۸)

واقعہ (۴۳)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرتِ سیّدُنا بِشرِ حافی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الرَّافِع نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیااور ارشاد فرمایا: اے بِشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی: یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے محبت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے محبت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔

(شرح الصدور ص ۲۷۵) (نمازِ جنازہ کا طریقہ ص ۱-۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا	خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ سے نسبت باعث سعادت، ان کا ذکرِ خیر باعثِ نُزولِ رَحمت، ان کی صحبت دوجہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زیارت تِریاقِ اَمراضِ معصیَت اور ان کی عقیدت ذَرِیعہ ٔ نَجاتِ آخرت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السلام سے عقیدت اور ولیِ کامل حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی سے محبت ہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کے صدقے ہماری بھی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

بِشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے	اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور (یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنھوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ

سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مِٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا)

(شُعَبُ الِاِیمان ج۷ ص۸ رقم ۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرمادیتا ہے تو اُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندۂ مؤمِن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشِش کر دی جائے گی۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۴ ص۱۷۸ حدیث ۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان مغفرت نشان ہے: مؤمِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۸ رقم ۹۲۵۷)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مکّی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنھوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۱ص ۲۸۲حدیث۱۱۰۸)

جنازے کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بار گاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے مَحض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَعَالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ۱۰۱)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازے کے ساتھ چلے، نَماز جنازہ پڑھے اور دَفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قِیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قِیراط اُحُد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازے کی نَماز پڑھ کر واپَس آجائے تو اس کے لیے ایک قِیراط ثواب ہے۔ (مُسلِم ص۴۷۲حدیث۹۴۵)

نَمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: مجھ سے سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو تاکہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردے کو نہلاؤ کہ فانی جِسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بَہُت بڑی نصیحت ہے اور نَمازِ جنازہ پڑھو تاکہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ تعالی کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکم ج۱ص۷۱۱حدیث۱۴۳۵)

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب سے پہلا جنازہ کس کا پڑھا؟

نمازِ جنازہ کی ابتدا حضرتِ سیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دور سے ہوئی ہے ، فرشتوں نے سیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جنازۂ مبارَکہ پر چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ اسلام میں وجوبِ نمازِ جنازہ کا حکم مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں نازل ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَسعَد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا وِصال مبارَک ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا اور یہ پہلے صَحابی کی مِیِّت تھی جس پر نبِیّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز جنازہ پڑھی۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۳۷۵-۳۷۶)

نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے

نمازِ جنازہ "فرضِ کفایہ" ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں ،ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کی فرضِیَّت کا انکار کفر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۵،عالمگیری ج۱ ص۱۶۲،دُرِّ مُختار ج۳)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں:{۱} چار بار "اَللہُ اَکْبَرُ" کہنا{۲} قِیام۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۲۴) اس میں تین سنّتِ مؤکدہ یہ ہیں:{۱} ثَناء{۲} دُرُود شریف{۳} مِیِّت کیلئے دُعا۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۹)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُقتدی اِس طرح نیّت کرے: "میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازے کی نَماز کی واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ، دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے" (فتاوٰی تاتارخانیہ ج۲ص۱۵۳) اب امام و مُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثَناء پڑھیں۔ اس میں " وَتَعَالٰی جَدُّكَ " کے بعد " وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ " پڑھیں پھر بِغیر ہاتھ اُٹھائے "اللّٰہُ اَکْبَرُ " کہیں ، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں ، پھر بِغیر ہاتھ اٹھائے " اللّٰہُ اَکْبَرُ " کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر "اللّٰہُ اَکْبَرُ " کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ سلام میں میّت اور فرشتوں ورحاضِرین نماز کی نیّت کرے، اُسی طرح جیسے اور نَمازوں کے سلام میں نیَّت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیَّت کرے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۹،۸۳۵ماخوذاً)

بالغ مرد و عورت کے جنازے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ: الٰہی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۱ص۶۸۴ حدیث۱۳۶۶)

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی!اس(لڑکے)کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اَجر(کا مُوجِب)اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔(کنزُالدّقائق ص ۵۲)

نابالغہ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

ترجمہ: الٰہی! اس(لڑکی)کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر(کی مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

جُوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جو تا پہن کر اگر نماز جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جو تا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔میرے آقا اعلیٰ حضرت،امام اہلسنّت مولاناشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں:"اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن

کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یاتَلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۹ص۱۸۸)

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے: ''جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ ''نیز حدیث شریف میں ہے: جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرمادے گا۔

(اَلْجَوہَرۃُ النَّیِّرَۃ ص۱۳۹، دُرِّ مُختار ج۳ص۱۵۸۔۱۵۹، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۳)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے۔ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۶۲، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: ''دس دس قدم چلو۔

بقیہ واقعات حصہ چہارم میں ملاحظہ فرمائیں۔

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی ودنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

مآخذ و مراجع

ش	نام کتاب	مؤلف مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنزالایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی	دار الفکر بیروت
۴	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	دار الکتب العلمیہ
۵	تفسیر ابی سعود	امام علامہ ابو سعود محمد بن مصطفے	دار الفکر بیروت
۶	جامع البیان	امام ابو جعفر بن جریر طبری	دار الکتب العلمیہ
۷	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی الشافعی	دار الکتب العلمیہ
۸	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی	دار الکتب العلمیہ
۹	صراط الجنان	مفتی قاسم عطاری	مکتبۃ المدینہ
۱۰	صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	دار الاسلام ریاض
۱۱	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار الاسلام ریاض
۱۲	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	دار الکتب العلمیہ
۱۳	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	دار المعرفہ بیروت
۱۴	سنن ابی داوٗد	امام ابو داوٗد سلیمان بن اشعث	دار الاحیاء التراث
۱۵	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت
۱۶	المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۱۷	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ
۱۸	طبرانی کبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۱۹	المسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۲۰	مسند ابی یعلی	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی	دار الکتب العلمیہ
۲۱	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ

۲۲	ابن حبان	امام حافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ
۲۳	المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار احیاء التراث
۲۴	المستدرک للحاکم	امام محمد بن عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۲۵	طبرانی اوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۲۶	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم منذری	دار الفکر بیروت
۲۷	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی الہندی	دار الکتب العلمیہ
۲۸	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
۲۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	کوئٹہ
۳۰	الفردوس	حافظ شیدویہ بن شہر	دار الکتب العلمیہ
۳۱	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۳۲	عیون الحکایات	ابن جوزی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شیخ الاسلام شہاب الدین بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۵	انفرادی کوشش	علمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
۳۶	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان بریلوی	رضا فاؤنڈیشن
۳۷	مکاشفۃ القلوب	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۸	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی	مکتبۃ المدینہ
۳۹	جنت کی دو چابیاں	علمیہ دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۰	فیضان احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۴۱	غیبت کی تباہ کاریاں	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۴۲	احترامِ مسلم	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۴۳	فیضان بہاء الدین زکریا	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۴	فیضان ریاض الصالحین	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۵	نماز جنازہ کی طریقہ	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ

فہرست

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شفیقیہ

شرح

الاربعین النوویہ

اس کتاب میں ہے

☆...مترجم کا تعارف ☆...مصنف کا تعارف ☆...عبارت مع اعراب ☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...راویوں کے حالات

مترجم: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادات کی حکمتیں (حصہ دوم)

موضوع

پانچ نمازوں کی حکمت

☆... حکمت کیا ہے؟
☆... حکمت کون دیتا ہے؟
☆... حکمت کہاں ملتی ہے؟
☆... نماز افضل العبادات کیوں ہے؟
☆... نماز کو صلوۃ کیوں کہتے ہیں؟
☆... پانچ نمازوں کی حکمت
☆... انسانی زندگی کی پانچ حالتیں
☆... سورج کی پانچ حالتیں

مصنف

محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح

مراح الارواح

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً

تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ ہے۔

مصنف: الشیخ احمد بن علی بن مسعود رحمۃ اللہ الودود

شارح: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

اسمائے حُسنٰی کا وسیلہ کام آگیا

حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص شام کے شہروں سے مدینہ اور مدینہ سے شام تجارت کے لئے جایا کرتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہوئے قافلے کے بغیر ہی سفر کرتا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے مدینہ آرہا تھا کہ ایک گھوڑے سوار چور کی زد میں آگیا۔ چور نے اسے رکنے کو کہا تو وہ رُک گیا اور کہنے لگا: "تمہیں مال چاہے تو مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔" چور نے کہا: "مال تو اب میرا ہی ہے، مگر مجھے تمہاری بھی ضرورت ہے، لہٰذا میرے ساتھ چلو۔" تاجر نے کہا: "میرا کیا کرو گے، مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔" چور نے دوبارہ وہی الفاظ کہے۔ تو تاجر نے کہا: "پھر تھوڑی دیر میرا انتظار کرو، میں وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرلوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کر لوں۔" چور نے کہا: "ٹھیک ہے، جو بہتر سمجھو کر لو۔" چنانچہ، تاجر اُٹھا اور وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کرلیں، پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر دیا اور تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

یَا وَدُوْدُ! یَا وَدُوْدُ! یَاوَدُوْدُ! یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ! یَا مُبْدِئُ! یَا مُعِیْدُ! یَا فَعَّالًا لِّمَا یُرِیْدُ! اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ بِهَا عَلٰی خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَحْمَةً وَّعِلْمًا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ۔

یعنی اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے عرشِ عظیم کے مالک عَزَّوَجَلَّ! اے پیدا کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہمیشہ جو چاہے، کر لینے والے! میں تجھ سے تیرے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو گھیر رکھا ہے اور تیری اس قدرت کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو اپنی مخلوق پر قادر ہے اور تیری اس رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے، تو نے رحمت اور علم کے اعتبار سے ہر شئے کا احاطہ کیا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما۔"

جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو سیاہ گھوڑے پر سوار ایک شخص دیکھا۔ جس نے سبز رنگ کے کپڑے زیبِ تن کر رکھے تھے، اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا نیزہ تھا۔ چور نے گھوڑے سوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر اس کی جانب بڑھا۔ جب اس کے قریب ہوا تو اس نے تیزی سے اپنا نیزہ مار کر چور کو گھوڑے سے گرا دیا اور پھر تاجر کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اُٹھو، اور جا کر اُسے قتل کر دو۔" تاجر نے پوچھا: "آپ کون ہیں؟ میں نے کبھی کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے قتل کرنا پسند کرتا ہوں۔" پھر گھوڑے سوار نے خود ہی چور کا کام تمام کر دیا اور تاجر کے پاس آ کر کہا: "میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے پہلی مرتبہ دعا کی تھی تو ہم نے آسمان کے دروازوں کی کھٹکھٹاہٹ سنی۔ ہم نے کہا: آج کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان سے آگ کی چنگاریوں جیسی چنگاریاں ظاہر ہوئیں۔

پھر جب تیسری مرتبہ دعا کی تو حضرتِ سیّدُنا جبرائیل علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا: "اس غم زدہ کی مدد کون کریگا۔" میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ مجھے اس چور کے قتل کی توفیق عطا کی جائے، لہٰذا اے شخص! جان لے کہ جو شخص کسی بھی رنج و غم اور مصیبت و تکلیف میں یہ دُعا کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد کرتے ہوئے اس سے مصائب و آفات دور فرمادے گا۔"

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس تاجر نے بخیر وعافیت مدینہ شریف پہنچ کر حضور سیّدُ المُبَلِّغِین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضری دی اور یہ واقعہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے گوش گزار کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اپنے اسمائے حُسنٰی تلقین فرمائے ہیں کہ جب ان کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔"

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب مجابی الدعوۃ، الحدیث ۲۳، ج ۲، ص ۳۲۱، بتغیرٍ واختصارٍ)۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۰۷۔۳۰۸)